یومِ عرفہ اور عید الاضحیٰ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

فضائلِ یومِ عرفہ

عزیزانِ محترم! یومِ عرفہ ذی الحجّہ کی نَو ۹ تاریخ کو کہتے ہیں، پورے ہفتہ کے دنوں میں جمعۃ المبارک کا دن، اور سال بھر کے دنوں میں عرفہ کا دن تمام ایّام میں افضل واعلیٰ ہے، عرفہ کا وہ دن جس میں جمعۃ المبارک بھی ہو، وہ اَور بھی زیادہ افضل ہے، یومِ عرفہ وہ دن ہے جس میں ربِ کریم جلّ جلالہٗ اپنے بندوں پر خاص تجلّیٔ رحمت فرماتا ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ ﷻ فِيهِ عَبْداً مِنَ النَّار، مِنْ

يَوْمِ عَرَفَة، وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلاَئِكَة فَيَقُوْل: مَا أَرَادَ هٰؤُلاَءِ؟»[1]

"اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جس دن اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے، وہ دن یومِ عرَفہ ہے، اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے نیک بندوں پر فخر کرتا اور فرماتا ہے: یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں؟" یعنی آج یہ لوگ بخشش ومغفرت کے لیے حاضر ہوئے ہیں، لہذا اِن کی بخشش ومغفرت کردی گئی۔

عزیزانِ گرامی! نو۹ ذی الحجہ کے دن میدانِ عرَفات میں ٹھہرنا حج کا رکنِ اعظم ہے، اس دن حاجی بحکمِ الٰہی عرَفات میں قیام کرتے ہیں، یہاں حاجی صاحبان پر بے حد وحساب اِنعام واِکرام کی بارش ہوتی ہے، حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْحَجُّ عَرَفَة» "حج دراصل وقوفِ عرَفات کا نام ہے"۔

میرے بزرگو ودوستو! اللہ تعالیٰ نے عرَفہ کے دن ہی دینِ اسلام کی تکمیل اور نعمتوں کا اِتمام فرمایا، مسلمانوں کو ظاہری وباطنی امن عطا فرمایا، اسلام کو سربلندی عطا فرمائی، حضرت سیّدنا مُعاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بَرسرِ منبر اس آیت مبارکہ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾[2] "آج میں نے تمہارے لیے دِین کامل کردیا"، کو اختتام تک

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الحج، باب فضل يوم عرفة، ر: ۳۲۸۸، صـ۵٦۸، ۵٦۹.

(۲) پ٦، المائدة: ۳.

تلاوت کر کے فرمایا: «نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَة»[1] "یہ آیتِ مبارکہ بروزِ جمعہ عرَفہ کے دن نازل ہوئی"۔

یومِ عرَفہ کا روزہ

محترم بھائیو! مسلمان کے لیے پورا سال روزہ رکھنا جائز ہے، سِوائے پانچ دنوں کے: ایک دن عید الفطر کا، اور ایّامِ تشریق میں سے ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجّہ کے چار دن، یومِ عرَفہ کی فضیلت سے ہر مسلمان واقف ہے، اِس دن کے روزے کی بڑی فضیلت ہے، حضرت سیّدنا قتادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم سے یومِ عرَفہ کے روزے سے متعلق پوچھا گیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَة»[2] "وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفّارہ ہے"؛ اسی لیے غیرِ حاجی کے لیے اس دن روزہ رکھنا عظیم بِشارت کا باعث ہے، نبئ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے وصیّت فرمائی کہ عرَفہ کے دن اپنے اَعضاء کو گناہوں سے روکے رکھو؛ کہ یہ مغفرت کا دن ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ هَذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيْهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ، غُفِرَ لَه»[3] "یقیناً یہ (عرَفہ کا) دن ایسا ہے کہ جس نے اس میں اپنے کان، آنکھ، اور زبان کو گناہوں سے روکے

---

(۱) "المعجم الكبير"، عمرو بن قيس السكوني عن معاوية، ر: ۹۲۱، ۱۹/ ۳۹۲.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الصيام، باب استحباب صيام...، ر: ۲۷۴۷، صـ۴۷۷.

(۳) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن العبّاس، ر: ۳۰۴۲، ۱/ ۷۰۴، ۷۰۵.

رکھا، اس کی مغفرت کردی جاتی ہے"، لہٰذا ہوسکے تو رِضائے الٰہی کی خاطر ان اَعضاء کا بھی روزہ رکھنا چاہیے؛ کہ یہ گناہوں کے کفّارے کا سبب ہے۔

یومِ عرَفہ میں دعاء

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! عرَفہ کے دن روزہ ہو یا نہ ہو، زیادہ سے زیادہ وقت ذِکر واَذکار، درودِ پاک اور دُعا واِستغفار میں گزارنا چاہیے؛ کہ یہ لمحے زندگی میں بار بار نہیں آیا کرتے، اس مبارک دن حسبِ استطاعت صدقہ وخیرات بھی کرنا چاہیے؛ کہ یہ قبولیّت کا دن ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ»[1] "افضل ترین دعا عرَفہ کے دن کی دعا ہے، اور افضل ترین کلمات وہ ہیں جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہے یعنی: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ"، لہٰذا اس دن دعا، ذکرواذکار اور دُرود وسلام وغیرہ نیک اعمال سے ہرگز غفلت نہ بَرتی جائے۔

حجۃ الوَداع کے خطبہ سے ملنے والی نصیحتیں

محترم بھائیو! تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خطبۂ حجۃ الوَداع سے یہ نصیحت ملتی ہے کہ جاہلیت کے غلط رَسم ورواج کو ختم کیا جائے، رنگ ونسل کو نہیں بلکہ تقویٰ وپرہیز گاری کو

---

(۱) "الموطّأ"، كتاب الحجّ، باب جامع الحجّ، ر: ۹۶۳، صـ۲٤۸.

فضیلت کا معیار بنایا جائے، مسلمانوں کے درمیان بھائی چارگی کو قائم کیا جائے، اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیا جائے، باہم عَفو و درگزر سے کام لیا جائے، سُودی لین دَین سے بچا جائے، مرد عورتوں سے حُسنِ سلوک اور اُن کے حقوق ادا کریں، اور بیوی شوہر کے حقوق ادا کرے، مسلمانوں کی جان و مال کی حُرمت کا تحفظ کیا جائے، اللہ تعالی کی کتاب یعنی دینِ اسلام کے اَحکام کو مضبوطی سے تھاما جائے؛ تاکہ گمراہی سے حفاظت رہے، وراثت میں ہر وارث کو اس کا حق دیا جائے، شادی شدہ زِناکار کی سزا اُسے سنگسار کرنا ہے، کوئی اپنے نَسَب کو تبدیل نہ کرے، اور ہر مسلمان مذہبِ اسلام پر مضبوطی سے قائم رہے۔

نمازِ عید کے اَحکام وآداب اور اس کی تکبیرات

عزیزانِ محترم! نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے آنا، اور دوسرے سے واپس جانا سنّت ہے، نمازِ عید مسجد میں ہو یا عید گاہ میں وہاں تک پیدل جانا سنّت ہے، گاڑی میں یا سواری پر بھی جاسکتے ہیں، عید کی نماز کے لیے اطمینان و وقار اور نگاہ نیچی کیے ہوئے آنا، آپس میں مبارکباد دینا، مصافحہ و معانقہ کرنا سنّت و اچھا عمل ہے۔

نمازِ عید کا طریقہ

دو رکعت نماز عید الاَضحیٰ واجب کی نیّت کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں، اور "اللہُ اکبر" کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، پھر سب ہی آہستہ آواز سے ثناء پڑھیں، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہِہ کر ہاتھوں کو چھوڑ دیں گے، پھر دوسری مرتبہ بھی کانوں تک

ہاتھ اُٹھائیں "اللہ اکبر" کہِہ کرہاتھوں کو چھوڑ دیں گے، تیسری بار پھر کانوں تک ہاتھوں کو اُٹھا ئیں اور "اللہ اکبر" کہِہ کرہاتھوں کو باندھ لیں گے، یہاں ایک قاعدہ یاد رکھ لیجئے! جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھتے ہیں، اور جہاں کچھ نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں، اب امام صاحب آہستہ سے تعوّذ و تسمیہ یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے سُورۂ فاتحہ اور کوئی سُورت پڑھیں گے، مقتدی اس دوران خاموش رہیں گے؛ کہ مقتدی پر خاموشی واجب ہے، قرأت مکمل کرنے کے بعد رکوع و سجود کریں گے، اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری رکعت میں پہلے قرأت ہوگی، یعنی سورۂ فاتحہ و سُورت پڑھی جائے گی، پھر رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں اس طرح ہوں گی کہ ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دیں گے، اور چوتھی تکبیر میں بغیر ہاتھ اُٹھائے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں گے، اور نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں گے۔

نماز کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں گے، خطبے میں قربانی کے اَحکام اور تکبیرِ تشریق کے متعلق بتایا جائے گا، تکبیراتِ تشریق نو ۹ ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نمازِ فرض کے بعد ایک بار بلند آواز سے کہنا واجب، اور تین بار کہنا افضل ہے، تکبیرِ تشریق یہ ہے: "اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، وَللهِ الْحَمْد"، اکیلے نماز پڑھیں تب بھی کہِہ لیں، مقتدیوں پر جیسے جمعہ اور نکاح کا خطبہ سننا واجب ہیں، اسی

طرح عیدَین کا خطبہ سننا بھی واجب ہے، خطبہ کے بعد اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کریں، اور پھر سب آپس میں عید ملیں، ایک دوسرے کو مبارکباد دیں اور پھر قربانی کریں۔

قربانی کے آداب واَحکام

رفیقانِ گرامی قدر! عیدالاضحیٰ کے دن مسلمان کا سب سے بہتر عمل قربانی کرنا ہے، ہر صاحبِ استطاعت پر قربانی واجب ہے، لہٰذا نمازِ عید وغیرہ سے فراغت کے بعد بارگاہِ الٰہی میں اپنی اپنی قربانیاں پیش کریں، اللہ کے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبّ إِلَى الله مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّه لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنْ الله بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْساً»(۱) "قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پسندیدہ نہیں، قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں سمیت آئے گا، اور یقیناً اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقامِ قبولیّت حاصل کرلیتاہے، تو اے لوگو! خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو"۔

عزیز دوستو! یومِ نحر عیدالاضحیٰ کا پہلا دن ہے، اور یہ دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا عظیم دن ہے، رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَعْظَمَ الأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب الأضاحي، باب مَا جَاءَ...، ر: ۱٤۹۳، صـ۳٦۳.

يَوْمُ النَّحْرِ»(۱) "یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عظیم دن قربانی (یعنی عید الاضحیٰ) کا دن ہے"، اللہ ربُّ العالمین نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ اور آپ کے ذریعے سے آپ کی ساری اُمّت کو قربانی کا حکم فرمایا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(۲) "توتم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو"۔

عید کے دن باہمی ملاقاتیں

برادرانِ اسلام! اہلِ اسلام ہر سال دو عیدیں مناتے ہیں، ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ، مسلمان عید میں نئے کپڑے زیبِ تن کرتے ہیں، ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، خوشی کا اِظہار کرتے ہیں، مصافحہ ومعانقہ کرتے ہیں، رشتہ داروں، دوستوں کی آؤ بھگت کرتے ہیں، عید کے مقدّس ایّام میں عبادت کرنے اور خوشی کا اِظہار کرنے کا خصوصیّت کے ساتھ حکم فرمایا گیا، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس ﷺ جب مدینہ منوّرہ تشریف لائے، اس زمانے میں اہلِ مدینہ سال میں دو دن خوشی منایا کرتے تھے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ» "یہ کیا دن ہیں؟"، لوگوں نے عرض کی: جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی منایا کرتے تھے،

---

(۱) "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، [باب]، ر: ۱۷٦٥، صـ۲٥۹.

(۲) پ۳۰، الكوثر: ۲.

فرمایا: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْراً مِّنْهُمَا: يَوْمَ الأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ»[1]

"اللہ تعالی نے اِن کے بدلے میں اِن سے بہتر دو دن تمہیں عطا کر دیئے ہیں: عید الاضحیٰ اور عید الفطر"، عید کا دن بہت عظمت ورفعت والا، انعام واکرام، اور گناہوں کی مغفرت کا دن ہے، اِس دن روزہ رکھنا منع ہے، نیز یہ عظیم دن خوشی کے ساتھ ساتھ ہمیں کمزوروں اور ضرور تمندوں سے بھلائی، ہمدردی وبھائی چارگی کا درس بھی دیتا ہے۔

اے اللہ! ہمیں یومِ عرَفہ میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی سعادت اور دنیا وآخرت میں اس کی برکتیں نصیب فرما، ہماری قربانیوں اور دیگر اعمالِ حَسَنہ قبول اور حجۃ الوَداع کے خطبہ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرما، ہمارے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے اور سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دَوام عطا فرما، ان کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور ان پر اپنی رحمت فرما، شیخ خلیفہ اور

---

(۱) "سُننِ أَبي دَاود"، كِتابُ الصَّلاة، بابُ صَلاَةِ الْعِيدَيْنِ، ر: ١١٢٤، صـ١٧٠.

دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.